بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سورہ بنی اسرائیل - 17
بارھویں تراویح

چودھویں پارہ کے ثلث سے
پندرھویں پارہ کی تلاوت -

پچھلی تراویح میں نماز اور صبر دو نعمتیں بیان ہوئی ہیں - جو مومنوں کی معراج تصور ہوتی ہیں - یہی وہ معراج تھی کہ اللہ نے اپنے حبیب کو اپنے دیدار الٰہی کے لیے اوپر آسمان کی بلندیوں تک سفر کے لیے اپنا محبوب فرشتہ جبرئیل علیہ السلام کو ان کے استقبال کے لیے روانہ کیا تھا - سورۃ الحجر کی سبع مثانی آیات سپاس نامہ کے طور پر حضرت جبرئیل نے ساتھ لے چلنے کی سفارش کی یہی دعا نے بندہ خدا کے دربار میں آج یہ نفس نفیس پیش کریگا اس سے بڑھ کر خدا کی حمد خدا کی صفات الٰہیت خالقیت رحمانیت سے بڑھکر کوئی اور دعا خدا نے بندہ کو نہیں سکھائی ہے - مسجد حرام کعبۃ اللہ سے براہ بیت المقدس یہ سفر معراج شروع ہوا اللہ نے اپنے پیارے حبیب کو بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں - بنی اسرائیل کی پوری تاریخ قرآن نے سنائی اس کے فوراً بعد اسلام کا آفتاب طلوع ہوا اور بنی اسرائیل سے نیابت و پیشوائی اسمٰعیل کے خاندان میں منتقل ہوئی اسکی تصدیق خدا کی جناب میں حضور صلعم کی یہ مہمانی تھی - قرآنی تعلیمات وہی دین ابراہیمی کی تعلیمات اور ہدایات ہیں جسکو بنی اسرائیل نے پورا پورا حق ادا کر کے اسکو تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا اسکی تکمیل کے لیے محمد الرسول اللہ کا انتخاب ہوا - ان کی باریابی خدائے ذوالجلال کے پاس بجسم و جان کیساتھ عمل میں آئی - اسکی تصدیق قرآن نے سورۃ النجم میں کی ہے - کوہ طور پر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بخشا ان سے باتیں کیں اور بنی اسرائیل کو جو نو (9) احکامات دیئے تھے "وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ بَیِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ" - وہ انہوں نے بھلا دی تھیں - سورہ توبہ میں اس کا ذکر آیا ہے - اللہ نے اپنے حبیب کو آسمانوں کی بلندیوں میں عرش سے چودہ احکامات دیئے کہ امت محمدی کو سنا دو اور ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے مصیبت کے دن آج کے بعد سے دور کر دیئے گئے اور یہ دعا سکھا دو - قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ

وَاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا O

معراج کی شب جو چودہ احکامات سنائے گئے وہ یہ ہیں (1) عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی (2) اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے پہلا حق والدین کا ہے ان سے نیک سلوک کرو ان کی خدمت دل و جان سے کرو انہیں ایذا مت پہنچاؤ (3) غریب رشتہ داروں کی مستحقین، مسکینوں کی مالی امداد کرو ان کا حق ان تک پہنچا دو۔ (4) فضول خرچی مت کرو۔ (5) بخیلی کنجوسی مت کرو لوگوں کی قرض حسنہ سے مدد کرو اگر نہ کر سکو تو نرمی محبت سے معذرت کر لو (6) عدل و انصاف حقوق و فرائض میں اعتدال رکھو۔ احسان کو اللہ پسند کرتا ہے (7) زنا، فحاشی، بدکاری مت کرو۔ (8) کسی انسان کو قتل مت کرو (9) یتیم کے مال کو ناحق مت کھاؤ یتیم سے نیک سلوک کرو۔ (10) عہد کی پابندی کرو قول قرار وعدہ کی پابندی کرو (11) ناپ تول میں کمی بیشی مت کرو (12) غرور تکبر کی چال مت چلو (13) خیانت، چوری، ڈاکہ زنی مت کرو (14) کسی کی جاسوسی ٹوہ میں مت لگے رہو اور اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل مت کرو۔ ان باتوں کا خیال رکھو۔ قیامت کے دن تمہارے ہاتھ پیر، آنکھ ناک، اعضاء جسم سے پوچھا جانیوالا ہے۔ وہ گواہی دیں گے تمہارے اعمال و افعال کی تم انکار نہ کر سکو گے تمہاری ویڈیو فلم تم کو دکھادی جائیگی تمہارا ویڈیو کیسٹ ٹیپ ریکارڈ سب کچھ با تصویر محفوظ رکھا ہے۔ معراج کی شب حضور ﷺ کو جنت اور دوزخ کی سیر کرائی گئی اور گنہگاروں کے منظر دکھائے گئے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو مار ڈالنے والوں کا دوزخ کا حال دکھایا گیا۔ زقوم کا درخت دکھایا گیا جسکا کڑوا پھل زہریلا پانی ان لوگوں کو وہاں پلایا جارہا تھا کہ یہ سب آنکھوں دیکھے حال امت محمدی کو سنائیں۔ ان کو ڈرائیں اس دن سے جس دن ان کا فیصلہ سنایا جائیگا۔

مومن بندہ جب قرآن پڑھتا ہے تو اللہ راست اس سے مکالمہ کرتا رہتا ہے خدا اور بندہ کے درمیان سارے حجابات ختم ہوجاتے ہیں اور عبادت کے وقت بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوجاتا ہے۔ لوگو قیامت کے دن ہر امت کو اس کے رسول کے نام سے بلا جائیگا جو امت کیلئے شفاعت کریگا۔ اسے پیغمبر اپنی امت کو ہدایت کریں نماز کی پابندی کرائیں آفتاب ڈھلنے کے بعد زوال کے بعد سے رات سورج غروب ہونے تک نماز ادا کریں نماز کے اوقات مقرر ہیں ظہر، عصر، مغرب، اور صبح کی نماز تو ضروری ہے کیونکہ صبح کے وقت فرشتوں کی اللہ کے پاس حاضری ہوتی ہے ان کی ڈیوٹی بدلی جاتی ہے۔ دن بھر کے لیے لوگوں کی حفاظت کے

لیے فرشتے فجر کے وقت زمین پر بھیجے جاتے ہیں۔ رات کے آخری حصہ میں جو لوگ نماز پڑھتے
ہیں وہ فرض نماز سے زائد نفل نماز ہے یعنی زیادہ کی نماز اپنی مرضی اختیار سے جو لوگ پابندی
سے اسکو بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔ ان کے درجات اور مقامات تو مقامِ محمود تک پہنچ جاتے ہیں جو
شفاعتِ کبریٰ کا مقام ہوتا ہے۔ اے رسول اب تم کو ہجرت کا حکم ہے اسکی دعا تم کو سکھا دی
گئی ہے مسلمانوں کو خوشخبری سنا دو۔ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں روح کے بارے میں کہدو امر
رب ہے۔ خدا کے حکم سے آتی ہے خدا کے حکم سے جاتی ہے اس سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں
معلوم ہے۔ قرآن تمہارے پاس عمدہ مضامین بہترین قصص ہدایت اور نصیحت کا مجموعہ ہے۔
یہ قیامت کے دن سے خوف دلاتا ہے دوزخ کے عذاب سے ڈراتا ہے مومنوں متقی لوگوں کے
لیے بشارت کا پیغام ہے اس کی روزانہ تلاوت کیا کرو۔ اسمیں تمہارے لیے رحمت ہے برکت
ہے۔ اس کی آیات میں شفاء مریضوں کے لیے تندرستی ہے لوگوں کے لیے پیغام حیات ہے
صالح لوگوں کے لیے اسمیں سب کچھ تم کو ملیگا۔ اللہ کے ذاتی صفاتی نام بہت سے ہیں جس نام
سے خدا کو یاد کرو اس کا ذکر کرو اس کی صفاتی تاثیر سے تمہارا مسئلہ مشکل حل ہوجائیگی ہر وقت
اپنے دل کو زبان کو اللہ کی یاد سے سرشار رکھو۔

اس سورت کے بعد سورہ الکھف شروع ہوتی ہے۔ سورہ یوسف کے بعد یہ دوسرا قصہ ہے جو
یہودیوں نے اصحاب کہف، سکندر ذوالقرنین اور خضر علیہ السلام یاجوج، ماجوج کے بارے میں
سوالات کئے تھے۔ اللہ نے وحی کے ذریعہ قرآن نے ان سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔ قرآن
کہتا ہے کہ غار والوں کا قصہ عجیب و غریب ہے۔ کَانُوْا مِنْ آیٰتِنَا عَجَبًا کہا گیا۔ عیسائی مذہب کے
ماننے والے چند غار والے نوجوان جو اپنے ملک کے کفر و شرک کے حالات سے بیزار ہو کر شہر
سے دور ایک پہاڑی کے غار کے اندر راہبانہ زندگی اختیار کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کا
کتا بھی تھا۔ جو غار کے منہ پر بیٹھا ان کی نگرانی حفاظت کرتا تھا۔ وہ تعداد میں چھ یا سات ہوں گے
غار میں رہتے تھے۔ کبھی کبھی ان کو غنودگی اور نیند آجاتی کبھی جاگ جاگ کر خدا کی عبادت خدا کا
ذکر تسبیح میں مشغول ہوجاتے۔ ایک مرتبہ جب وہ سوگئے تو بہت عرصہ سوتے رہے اور جب
بیدار ہوگئے تو آپس میں پوچھنے لگے کہ ہم کتنا عرصہ سوتے رہے۔ ایک نے کہا کہ کل ہی تو ہم
سوگئے تھے ایک دن یا اس سے زیادہ سوئے ہیں حالانکہ تین سو برس ان کو سوئے ہوئے گزر
گئے تھے۔ ایک نے کہا مجھے بھوک لگی ہے۔ جا کر شہر سے کچھ خرید کر لاؤ سخت بھوک ہے۔
دوسرے نے ایک اشرفی نکال کر تیسرے کو دی جا کر شہر سے اس کا کھانا خریدنا اور ذرا احتیاط

سے جانا کہ لوگوں کو ہماری جگہ کا علم نہ ہو سکے۔ تنہائی میں خلل ہوگا۔ تیسرا آدمی بازار گیا کھانے پینے کی چیزیں خریدیں اس کی قیمت اشرفی دی۔ دکاندار اشرفی سونے کی دیکھا تو حیران ہو گیا کہ ملک کا سکہ کچھ اور ہے یہ اشرفی سونے کی قیمتی یہ کہاں سے لایا ہے۔ اس سے پوچھا بھائی تو کون ہے۔ کہاں سے آیا۔ کوئی مسافر ہے یہ سونے کی اشرفی قیمتی تو نے کہاں سے لی۔ آدمی یہ سوالات سن کر گھبرایا اور سامان اس کی دکان چھوڑ کر بھاگ کر چلا آیا۔ دکاندار بھی اس کے پیچھے بھاگا ایکدوسرے کو دیکھ کر سب ہی اس طرف بھاگے جا رہے تھے۔ غار والا آدمی غار کے منہ پر پہنچ چکا تھا اور غار میں گھس گیا۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ پہاڑی سے ایک بڑا پتھر لڑھکتے ہوئے نیچے کی طرف آیا غار کے منہ پر آکر ٹھہر گیا اسطرح کوئی دروازہ غار کا منہ بند کر دیا۔ لوگ حیران اس جگہ پہنچ گئے آدمی کوئی نہیں ملا۔ غار کا منہ بند تھا۔ پتھر کوئی نہیں ہٹا سکتا تھا۔ لوگ حیران رہے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ نیک لوگوں کا مزار ہے۔ یہاں ان کے نام کی تختی یا کتبہ لگا دو تاکہ نشانی رہے۔ ورنہ یہ جگہ بھول بھال جاؤ گے۔ یہ عجیب و غریب قصہ قرآن نے سنایا یہ اصحاب کہف تھے۔ خدا چاہے تو موت برسوں طاری کر دیتے پھر ان کو دوبارہ زندہ کر کے جگا کر اٹھا دیتے ہیں تین ہزار برس کا واقعہ ایسا معلوم ہوا کہ وہ کل ہی سوئے تھے زماں و مکاں کے فاصلے اور وقت عالم دنیا اور عالم آخرت کا یہاں کا ایک سال پچاس ہزار سال عالم آخرت کے ایک دن کے برابر ہوں گے۔

حیات بعد الممات کا یہ عبرت آموز قصہ پوچھنے والوں کے سوال کا جواب تھا۔ دوسرا واقعہ خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ہے۔ اللہ نے موسیٰ کو مامور کیا کہ وہ ایک بزرگ سے مجمع البحرین کے مقام پر جا کر ملاقات کریں۔ ان کی صحبت میں رہ کر علم حاصل کریں۔ بزرگ نے موسیٰ کو ساتھ رکھ کر علم لدنی کا علم سکھایا جبکہ موسیٰ کے پاس علم تکوینی تھا۔ خضر علیہ السلام نے موسیٰ کے ہمراہ کشتی میں سفر کیا۔ اور دوران سفر کشتی میں سوراخ کر دیا۔ دریا کا پانی کشتی میں آگیا۔ موسیٰ اور خضر مل کر ہاتھوں سے پانی نکالتے کشتی بچا کر کنارے سفر پر لاسکے کشتی کو عیب دار بنا کر چھوڑا بلاوجہ، بلاسبب نقصان پہنچایا۔ پھر چلتے چلتے ایک معصوم بچے کو خضر نے پکڑا اسکی گردن دبا کر مار ڈالا۔ بلاوجہ بلاسبب قتل انسان کر دیا۔ موسیٰ نے پوچھا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ گاؤں میں پہونچے رات ہوگئی۔ خضر نے موسیٰ سے کہا کہ بستی والوں سے کھانا مانگو بھوک لگی ہے۔ ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آدمی باہر آیا کھانے کا سوال سن کر دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ بھوکے رات بھر وہاں بیٹھے خضر نے کہا آؤ موسیٰ اس شخص کی دیوار گرنے والی ہے اسکو

مضبوط کردو ورنہ بیچارا بے سہارا ہوجائیگا۔ رات بھر اس گرتی دیوار کو برابر کرتے رہے۔ موسیٰ کو حیرانی ہوئی پوچھا بابا یہ کیا حرکات تم کر رہے ہو بلاوجہ بلا سبب کے کام میری سمجھ میں نہیں آتے ہیں تمہارے ساتھ زیادہ وقت نہیں رہ سکتا۔ خضر بولے ٹھیک ہے تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔ میرا علم لدنی ہے۔ تمہارا علم تکوینی ہے۔ بڑا فرق ہے دونوں میں۔ سنو وہ کیا علم ہے۔ کشتی میں سوراخ کرکے عیب دار اس لئے کیا گیا کہ وہ بیوہ عورت کی گزر بسر کا واحد ذریعہ معاش تھا۔ اس ملک کا بادشاہ ظالم جابر تھا۔ کنارے پہنچنے والی کشتیوں سے ٹیکس لیتا جو ادا نہ کرتے ان کی کشتیاں ضبط کرلیتا تھا۔ دوسرا معصوم بچے کے قتل کا واقعہ۔ وہ معصوم بڑا ہوکر زانی، ڈاکو، بدمعاش قاتل بننے والا تھا اس کے ماں باپ نیک مومن بندے دن رات خدا کو یاد کرنیوالے ان کے گھر ان کی میراث میں یہ ناخلف پیدا ہوگا ان کی عبادت میں خلل ڈالے گا۔ ان کا سکون تباہ کردیگا۔ اس لیے اسکو بچپن ہی میں ہلاک کردیا گیا۔ خدا کا حکم ایسا ہی تھا۔

تیسرا واقعہ دیوار کے مضبوط کرنے کا یوں تھا کہ اس دیوار کے نیچے دفینہ محفوظ تھا یتیم بچوں کا وہ گھر یتیم بچوں کے مرحوم باپ کی ملکیت تھا۔ بچے معصوم اپنے چچا کے زیر پرورش تھے چچا ظالم تھا۔ تم نے دیکھ ہی لیا کہ اس نے مسافروں کو کھانا کھلانے سے انکار کردیا دروازہ بند کرلیا تھا۔ اللہ چاہتا تھا کہ اس گھر کی دیوار کے نیچے یتیموں کا مال و زر جو باپ نے مرنے سے پہلے دفن کردیا تھا وہ محفوظ رہے۔ جب بچے بڑے ہوکر جوان ہوجائیں تب ہاتھ لگے۔ تب تک اسکی حفاظت کے لیے دیوار کو مضبوط کھڑا رہنا تھا اسلئے دیوار کی ترمیم تعمیر میں ہم نے حصہ لیا اسکو مضبوط کیا۔ یہ ہے وہ علم غیب جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اللہ اس علم غیب کو جاننے والا ہے اس نے مجھے بہت تھوڑا علم غیب علم لدنی مجھے بخشا اور مجھے حکم دیا کہ میں اسکی مرضی کے مطابق یہ کام انجام دوں جو میں نے انجام دئیے ہیں اسقدر کافی ہے تم اپنا راستہ لو مجھے میری راہ پر چلنے دو۔ اس دنیا میں دو علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں عالم اسباب جہاں سبب مسبب دونوں ایکدوسرے کے جواز سے چلتے رہتے ہیں۔ علت، معلول، وجہ، سبب، دلیل، ثبوت، عمل ردعمل، نتیجہ، انجام، فیصلہ، انصاف، جیسی چیزیں دوسرے علم غیب جو ہوتے رہتے ہیں اسکی وجہ سبب، علت کسی کے سمجھ میں نہیں آتی۔ دل کو تسکین دے لو ہارٹ فیل ہوگیا تھا۔ قصہ ختم ہوگیا تھا۔ وجہ سبب آج تک بہت سی باتوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ واقعہ رونما ہوچکا اور ایسے بہت سے واقعات ہوتے رہتے ہیں جن کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ کیوں اور کیسے ہوگیا۔